عرب جمہوریہ مصر　　　۴ رجب ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف　　　۲۸ فروری ۲۰۲۰ء

اچھے اور برے عمل کا مفہوم

اللہ تعالی نے انسان کی تکریم فرماتے ہوئے اسے اپنے دست قدرت سے بہترین صورت میں پیدا کیا، اس میں اپنی روح پھونکی، عقل کے ذریعے اسے تمام مخلوق پر فوقیت بخشی، تمام فرشتوں سے اس کو سجدہ کرایا، ساری کائنات کو اس کے تابع کر دیا، اور بہت سی مخلوق پر اسے فضیلت عطا فرمائی، ارشاد باری ہے: {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي ءَادَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً}"یقینا ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی"۔ یہ اس لئے کہ اس نے ایک ایسی امانت کی ذمہ داری اٹھائی جو کہ آسمانوں اور زمین پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، اور یہ شرعی مکلف بننے کی امانت ہے جو فرض عبادات کے علاوہ جدوجہد، عمل اور زمین کی آبادکاری کا تقاضہ کرتی ہے، ارشاد باری ہے: {فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ"۔

ایک مسلمان کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں جو بھی عمل کرتا ہے وہ اس کے اچھے یا برے نامۂ اعمال میں لکھا دیا جاتا ہے، ارشاد باری ہے: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه * وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه} "پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا"۔ عمل کا مفہوم ہر اس قول و فعل کو شامل ہے جو ایک انسان سے سرزد ہوتا ہے، اور اچھے عمل کے لئے یہ

شرط ہے کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے ہو، اور پختہ ہو، ارشاد باری ہے: {وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ} "انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کو سرانجام دے تو اسے پختگی سے سرانجام دے"

بے شک اسلام میں اچھے عمل کا مفہوم بہت وسیع ہے جو کہ اللہ تعالی کے اپنے بندوں پر فرض کردہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ جیسے تمام اعمال کو شامل ہے، یہ تمام اعمال اسلام کے بنیادی ارکان ہے جن کو ادا کرنا ایک مسلمان پر فرض ہے، ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} "اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ"۔ {وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ}" اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "صفائی نصفِ ایمان ہے، الحمد اللہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد اللہ آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتا ہے، نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن یا تو تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے، ہر شخص صبح کے وقت نکلتا ہے، پس وہ اپنے نفس کو بیچنے والا ہے یا تو اس کو آزاد کر دیتا ہے، یا اسے ہلاک کر دیتا ہے"

جن اچھے اعمال سے ایک مسلمان کو مزین ہونا چاہیے ان میں سے **سچ بولنا، اچھی بات کہنا، اور سلام وغیرہ کو عام کرنا ہے** جس کی وجہ سے انسان دوسروں سے مانوس ہوتا ہے اور دوسروں کو مانوس کرتا ہے، ارشاد باری ہے: {وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا

کریں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے نزدیک تم میں سے محبوب ترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں، جو نرمی و عاجزی سے پیش آتے ہیں، دوسرے سے مانوس ہوتے ہیں اور ان کو مانوس کرتے ہیں"۔

اچھا عمل کسی ایک پہلو میں ہی منحصر نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو انسانی اخلاق کا باعث بنے، اور ایک ایسے پاکیزہ اور مستحکم معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کرے جہاں پیار و محبت اور باہمی تعاون کا دور دورہ ہو، اور رواداری، محبت اور رحمدلی کی فضا قائم ہو، تو وہ اچھا عمل ہے، اگر کوئی انسان کام کے لئے نکلتا ہے تاکہ وہ حرام کھانے سے اپنے آپ کو بچائے اور اپنی محنت سے اپنی اولاد اور اپنے خاندان کے لئے رزق حاصل کرے تو اسلام نے اسے بھی نیک عمل قرار دیا ہے جس کا اسے اجر عطا کیا جائے گا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو اللہ کی راہ میں نکلنا قرار دیا ہے، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی جسم اور اس کی پھرتی کو دیکھا، تو عرض کی اے اللہ کے رسول، کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اگر یہ شخص اپنی چھوٹی اولاد کے لئے زرق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر یہ اپنے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے جس سے یہ اپنے نفس کو حرام سے بچا سکے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر یہ دکھاوے یا فخر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ پر ہے"۔

ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے کام خود سرانجام دیتے تھے اور اپنے اہلِ خانہ کی خدمت کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لئے سب سے زیادہ اچھا ہے، اور اور میں اپنے اہلِ خانہ کے

لئے تم میں سے سب سے زیادہ اچھا ہوں"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: "جب انسان ثواب کی نیت سے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے"۔

اسی طرح ہر وہ کام جس سے **انسان کسی دوسرے کو فائدہ پہنچائے خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، مادی ہو، یا معنوی، وہ بھی ایک نیک عمل ہے**، ارشاد باری ہے: {لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا} "ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو، تو اسے وہ سواری اس شخص کو دے دینی چاہیے جس کے پاس کوئی سواری نہیں ہے، اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہو تو اسے وہ اس شخص کو دے دینا چاہیے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے"، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی کی بہت سی صورتوں کی ترغیب دی، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "بھلائی کے بہت سے دروازے ہیں، تسبیح بیان کرنا، حمد و ثنا کرنا، اللہ اکبر کہنا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، بہرے کو کوئی بات سمجھنا، اندھے کی راہ دکھانا، راہنمائی طلب کرنے والے شخص کی اس کی ضرورت کے لئے راہنمائی کرنا، کسی ضرورت مند محتاج شخص کے ساتھ اپنے قدموں پر چل کر کوشش کرنا، کمزور کے ساتھ کھڑے ہونا، یہ سب کچھ تیری طرف سے تیرے نفس کا صدقہ ہے"، اور یہ سب کچھ نیک عمل میں شمار ہوتا ہے۔

اسی طرح **اصلاح وتعمیر کرنا بھی نیک عمل میں شمار ہوتا ہے**، ایک اعلی معاشرے کی تعمیر وترقی میں کردار ادا کرنے والے ہر عمل کو اسلام عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، قرآن کریم میں تقریبا تین سو ساٹھ آیات میں عمل کا ذکر آیا ہے، اللہ تعالی نے ہمارے لئے ان لوگوں کی مثالیں ذکر کی ہیں جو اچھے اعمال سرانجام دیتے ہیں، ارشاد باری ہے: {هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا} "اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے"۔ یہ آیت اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ زراعت، صنعت کاری اور تجارت کرنے والے لوگوں کے لئے ان کی محنت کے عوض بہت بڑا اجر ہے، اور اس کے علاوہ اللہ تعالی نے بہت سے پیشوں کا ذکر بھی کیا ہے جو زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، لوہے کے پیشے میں ارشاد فرمایا: {وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ} "اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لئے اور بھی فائدے ہیں"۔ کپڑے تیار کرنے کے پیشے کے بارے میں ارشاد فرمایا: {وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ} "اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں"۔

نیک عمل صرف اسی عمل تک منحصر نہیں ہے جو لوگوں کے نفع کا باعث بنے، **بلکہ یہ ہر اس عمل کو بھی شامل ہے جو جانوروں اور جمادات کے لئے نفع کا باعث بنے**، جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لاغر اونٹ کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: "ان بے زبان چوپائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تندرست چوپائیوں پر سوار ہو کرو، اور انہیں تندرست ہی چھوڑا کرو"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "ایک آدمی راستے سے گزر رہا تھا، اس نے راستے پر کانٹے کی ٹہنی دیکھی تو اسے راستے سے دور کر دیا، پس اللہ تعالی نے اس کے اس عمل کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا"۔

برا عمل ہر اس عمل کو شامل ہے جو اللہ کے غضب کا باعث بنے، اور انسان کو اصلاح کے دائرہ کار سے نکال کر فتنہ وفساد کے دائرہ میں داخل کر دے، جس بنا پر وہ فرض عبادت سے دور ہونا شروع ہو جائے، اور گناہوں اور برائیوں کا ارتکاب کرنا شروع کر دے، جیسا کہ والدین کی نافرمانی کرنا، دوسروں کے مال اور عزت وناموس پر حملہ کرنا، اور اسی طرح **انسان کا اپنے خاندان کے متعلق اپنی ذمہ داری میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرنا، اپنی اولاد کی دیکھ بھال میں کوتاہی کرنا، اور ان کی اچھی تربیت نہ کرنا**، ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا} " اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: " انسان کے لئے یہ گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنی زیرِ کفالت افراد کو ضائع کر دے"۔

اسی طرح تخریبی افکار ونظریات عام کرنے، جھوٹی افواہیں پھیلانے اور پر امن لوگوں کو ڈرانے کے ذریعے **زمین میں فتنہ وفساد برپا کرنا بھی برے عمل میں شمار ہوتا ہے**، ارشاد باری ہے: {وَلاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاحِهَا} "اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَلا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ} "اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند کرتا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے، اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کی بھلائی امید نہ رکھی جائے اور نہ اس کے شر سے محفوظ رہا جائے"، اسی طرح راستوں پر لوگوں کو تکلیف پہنچانا بہت برا عمل اور گناہ کبیرہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " نہ نقصان پہنچے اور نہ نقصان پہنچایا جائے۔ اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: " جس نے مسلمانوں کو ان کے راستوں پر تکلیف پہنچائی تو اس پر ان کی لعنت واجب ہو گئی"۔

اور اسی طرح لوگوں کے درمیان بغض وعدوات پیدا کرنے اور ان کے لئے تکلیف کا باعث بننے والی چیز بھی برا عمل ہے، جیسا کہ غیبت، چغلی، مذاق اڑانا، برے القاب سے پکارنا، گالی گلوچ دینا، اور بری بات وغیرہ کہنا، ان تمام چیزوں سے اسلام نے منع کیا ہے کیونکہ یہ سب انسانی اخلاق اور فطرت سلیمہ کے منافی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے نزدیک تم میں سے سب سے ناپسندیدہ لوگ چغلی کرنے والے، دوست احباب کے درمیان جدائی کرنے والے اور بے گناہوں کی غلطیاں تلاش کرنے والے ہیں"۔

برادرانِ اسلام:

انسان جو عمل بھی سرانجام دیتا ہے اس کے ثمرات دنیا و آخرت میں اسے نصیب ہوتے ہیں، نیک عمل کا ثمر یہ ہے کہ:

☆ **اسے دنیا و آخرت میں اچھی زندگی نصیب ہو گی**، ارشاد باری ہے: {مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} "جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے"۔

☆ **موت کے بعد اس کا اجر جاری رہے گا**، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر انسان کی موت کے بعد بھی اس کے لئے جاری رہتا ہے جبکہ وہ اپنی قبر میں ہوتا ہے، جس نے کوئی سکھایا، یا کوئی نہر نکالی، یا کوئی گڑھا کھودا، یا کوئی کھجور کا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا کسی کو قرآن دیا، اور اپنے پیچھے اپنی اولاد چھوڑ گیا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے بخشش طلب کرتی ہے"۔

☆ **اس کے گناہوں کو بخش کر انہیں نیکیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا**، ارشاد باری ہے: {وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ} "اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے"۔

☆ **اسے بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا اور انبیاء، صدیقین اور شہداء کی سنگت نصیب ہو گی**، ارشاد باری تعالی ہے: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا}" اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے یقینا ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے "۔{ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا} "اور جو بھی اللہ تعالی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں"۔

جس طرح نیک عمل کے ثمرات ملتے ہیں، اسی طرح برے عمل کے اثرات بھی دنیا و آخرت میں اس گناہگار شخص پر مرتب ہوتے ہیں، برے عمل کے اثرات یہ ہیں کہ:

☆ **وہ انسان گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے**، ارشاد باری ہے: {أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ}" کیا پس وہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے)، (یقین مانو) کہ اللہ تعالی جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے"۔

☆ **اس کی زندگی پریشانی اور اضطراب میں مبتلا رہتی ہے،** ارشاد باری تعالی ہے: {وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا} "اور جو ہماری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی"۔

☆ **قیامت کے دن اس کا بہت برا ٹھکانہ ہو گا،** ارشادباری تعالی ہے: {إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا} "جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاجاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس شخص نے تھوڑی سی زمین پر بھی ناحق قبضہ کیا، تو قیامت کے دن اسے اسی کے ساتھ ساتوں زمینوں میں دھنس دیاجائے گا"۔

آج ہمیں کس قدر ضرورت ہے کہ ہم ہر نفع بخش بھلائی کا کام کریں، اور ہر نقصان دہ برے کام سے دور رہیں، اور حق کی ایک دوسرے کو وصیت کریں اور باہمی تعاون کریں، ارشاد باری تعالی ہے: {وَالْعَصْرِ * إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ * إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ} "زمانے کی قسم ۔ بیشک انسان سرتاسر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی"۔

اے اللہ! ہمیں ہر نفع بخش بھلائی کرنے کی اور ہر نقصان دہ برے کام سے دور رہنے کی توفیق عطا فرما، اور عالمِ اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما۔ آمین